ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمایش برادر مکرم جناب حاجی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ ویلیسلی اسٹریٹ نمبر ۱۶

فیصلہ ہفت مسئلہ

مع

ارشاد مرشد

بااہتمام حاجی محمد قمر الدین بن جناب حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم مالک مطبع احمدی

در مطبع قیومی واقع کانپور مطبوع گردید

Www.Ahlehaq.Com

فیصلہ ہفت مسئلہ

ازافادات منبع الفیوض والبرکات امام العارفین فی زمانہ مقدام المحققین فی اوانہ سیدنا مولانا الحافظ الحاج الشاہ محمد امداد اللہ مہاجر مکی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ **امابعد فقیر امداد اللہ** الحنفی الچشتی عموماً سب مسلمانوں کی خدمت میں خصوصاً جو اس فقیر سے ربط و تعلق رکھتے ہیں عرض رسا ہے کہ یہ امر مسلمات سے ہے کہ باہمی اتفاق باعث برکات دینوی و دینی اور نا اتفاقی موجب مضرت دینوی اور دینی ہے اور آج کل بعض مسائل فرعیہ میں ایسا اختلاف واقع ہوا ہے جس سے طرح طرح کے شر اور دقتیں پیدا ہو رہی ہیں اور خواص کا وقت اور عوام کا دین ضائع ہو رہا ہے حالانکہ اکثر امور میں محض نزاع لفظی ہے اور مقصود متحد چونکہ عموماً مسلمانوں کی اور خصوصاً اپنے تعلق والوں کی یہ حالت دیکھ کر نہایت صدمہ ہوتا ہے اس لئے فقیر کے دل میں یہ آیا کہ مسائل مذکورہ کے متعلق مختصر سا مضمون قلمبند کر کے شائع کر دیا جائے امید قوی ہے کہ یہ نزاع و جدال رفع ہو جائے ہر چند کہ اس وقت میں اختلافات اور مختلفین کثرت سے ہیں مگر فقیر نے ان ہی مسائل کو لیا جن میں اپنی جماعت کے لوگ مختلف تھے دو وجہ سے اول تو کثرت اختلاف اس درجہ پہونچی ہے کہ اس کا احاطہ مشکل ہے دوسرے ہر شخص سے اُمید قبول نہیں اور اپنی جماعت میں جو اختلافات ہیں اولاً وہ معدود دوسرے اُمید قبول غالب پس ایسے مسائل جن میں ان صاحبوں میں زیادہ قیل قال ہے سات ہیں۔ پانچ عملی، دو علمی ترتیب بیان میں اس کا لحاظ رکھا ہے کہ جن میں سب سے زیادہ گفتگو ہے ان کو مقدم رکھا جس میں اس سے کم ہے اس کے بعد علیٰ ہذا القیاس اور اپنا مشرب اور ایسے مسائل میں جو عملدر آمد مناسب ہے نیز لکھدیا حق تعالیٰ سے امید ہے کہ یہ تحریر باعث رفع فساد باہمی ہو جائے اور حضرات بھی اگر اسکو قبول فرما کر منتفع ہوں تو دعاء سے یاد فرمائیں اور کوئی صاحب اس تحریر کے جواب کی فکر نہ کریں کہ مقصود میرا مناظرہ کرنا نہیں واللہ ولی التوفیق۔

WWW.Ahlehaq.Com

پہلا مسئلہ۔ مولود شریف

Www.Ahlehaq.Com

اس میں تو کسی کو کلام ہی نہیں کہ نفس ذکر ولادت شریف حضرت فخر آدم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم موجب خیرات وبرکات دنیوی واخروی ہے صرف کلام بعض تعینات وتخصیصات وتقییدات میں ہے جن میں بڑا امر قیام ہے بعض علماء ان امور کو منع کرتے ہیں لقولہ علیہ السلام کُلّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ اور اکثر علماء اجازت دیتے ہیں علیٰ اِطْلَاقِ دَلائِلِ فضیلۃ الذکر اور انصاف یہ ہے کہ بدعت اس کو کہتے ہیں کہ غیر دین کو دین میں داخل کر لیا جائے کما یظہر من التامل فی قولہ علیہ السلام مَنْ اَحْدَثَ فِی اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ الحدیث پس ان تخصیصات کو اگر کوئی شخص عبادت مقصودہ نہیں سمجھتا بلکہ فی نفسہ مباح جانتا ہے مگر ان کے اسباب کو عبادت جانتا ہے اور ہیئت مسبّب کو مصلحت سمجھتا ہے تو بدعت نہیں مثلاً قیام کو لذاتہا عبادت نہیں اعتقاد کرتا مگر تعظیم ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبادت جانتا ہے اور کسی مصلحت سے اس کی ہیئت معیّن کر لی اور مثلاً تعظیم ذکر کو ہر وقت مستحسن سمجھتا ہے مگر کسی مصلحت سے خاص کر ذکر ولادت کا وقت مقرر کر لیا اور مثلاً ذکر ولادت کو ہر وقت مستحسن سمجھتا ہے مگر بمصلحت سہولت دوام یا اور کسی مصلحت سے ۱۲ ربیع الاول مقرر کر لی اور کلام تفصیل مصالح میں از بس طویل ہے ہر محل میں جدا مصلحت ہے رسائل موالید میں بعض مصالح مذکور بھی ہیں اگر تفصیلاً کوئی مطلع نہ ہو تو مصلحت اندیشان پیشیں کی اقتدا ہے اس کے نزدیک یہ مصلحت کافی ہے ایسی حالت میں تخصیص مذموم نہیں تخصیصات اشغال ومراقبات وتعینات رسوم ومدارس وخانقاہ جات اسی قبیل سے ہیں اور اگر ان تخصیصات کو قربت مقصود جانتا ہے مثل نماز وروزے کے تو بیشک اس وقت یہ امور بدعت ہیں مثلاً یوں اعتقاد کرتا ہے اگر تاریخ معیّن پر مولود نہ پڑھا گیا یا قیام نہ ہوا یا بخور وشیرینی کا انتظام نہ ہوا تو ثواب ہی نہ ملا تو بیشک یہ اعتقاد مذموم ہے کیونکہ حدود شرعیہ سے متجاوز ہے جیسے عمل مباح کو حرام اور ضلالت سمجھنا بھی مذموم ہے غرض دونوں صورتوں میں تعدّی حدود ہے اور اگر ان امور کو ضروری بمعنی واجب شرعی نہیں سمجھتا بلکہ ضروری بمعنی موقوف علیہ بعض البرکات جانتا ہے جیسے بعض اعمال میں تخصیص ہوا کرتی ہے کہ ان کی رعایت نہ کرنے سے وہ اثر خاص مرتب نہیں ہوتا مثلاً بعض عمل کھڑے ہو کر پڑھے جاتے ہیں اگر بیٹھ کر پڑھیں تو وہ اثر خاص نہ ہوگا اس اعتبار سے اس قیام کو ضروری سمجھا جاتا ہے

www.Ahlehaq.com

اور دلیل اس توقف کی موجب ان اعمال کا تجربہ یا کشف و الہام ہے اسی طرح کوئی شخص عمل مولد بہیئت کذائیہ موجب بعض برکات یا آثار کا اپنے تجربے سے یا کسی صاحب بصیرت کے وثوق پر سمجھے اور اس معنیٰ کر قیام کو ضروری سمجھے کہ یہ اثر خاص بدون قیام نہ ہوگا اس کے بدعت کہنے کی کوئی وجہ نہیں اور اعتقاد ایک امر باطن ہے اس کا حال بدون دریافت کئے ہوئے یقیناً معلوم نہیں ہو سکتا محض قرائن تخمینی سے کسی پر بدگمانی کرنی اچھی نہیں مثلاً بعض لوگ تارکین قیام پر ملامت کرتے ہیں تو ہر چند کہ یہ ملامت بیجا ہے کیونکہ قیام شرعاً واجب نہیں پھر ملامت کیوں بلکہ اس ملامت سے شبہ اصرار کا پیدا ہوتا ہے جس کی نسبت فقہانے فرمایا ہے کہ اصرار سے مستحب بھی معصیت ہو جاتا ہے مگر ہر ملامت سے یہ قیاس کر لینا کہ یہ شخص معتقد وجوب قیام کا ہے درست نہیں کیونکہ ملامت کی بہت سی وجہیں ہوتی ہیں کبھی اعتقاد وجوب ہوتا ہے کبھی محض مخالفت رسم و عادت خواہ عادت دنیوی ہو یا مبنی کسی سبب دینی پر ہو کبھی وجہ ملامت یہ ہوتی ہے کہ وہ فعل اس لائم کے زعم میں خواہ زعم صحیح ہو یا فاسد کسی قوم بدعقیدہ کا شعار ٹھہر گیا ہے اس فعل سے وہ استدلال کرتا ہے کہ یہ بھی ان ہی لوگوں میں سے ہے اس لئے ملامت کرتا ہے مثلاً کوئی بزرگ مجلس میں تشریف لاویں اور سب لوگ تعظیم کو کھڑے ہو جاویں ایک شخص بیٹھا رہے تو اس پر ملامت اس وجہ سے کوئی نہیں کرتا کہ تو نے واجب شرعی ترک کیا بلکہ اس وجہ سے کہ وضع مجلس کی مخالفت کی یا مثلاً ہندوستان میں عموماً عادت ہے کہ تراویح میں جو قرآن مجید ختم کرتے ہیں شیرینی تقسیم کرتے ہیں اگر کوئی شیرینی تقسیم نہ کرے تو ملامت کریں گے مگر صرف اسی وجہ سے کہ ایک رسم صالح کو ترک کیا یا مثلاً بحق کہنا کسی زمانے میں مخصوص معتزلہ کے ساتھ تھا کوئی ناواقف کسی شخص کو بحق کہتا ہوا سن کر اس خیال سے ملامت کرتا ہو کہ یہ شخص بھی اسی قسم کا ہے اور اس سے اس کے دوسرے عقاید پر استدلال کر کے مخالفت کرتا ہو بہر حال صرف ملامت کو دلیل اعتقاد وجوب ٹھہرانا مشکل ہے اور اگر فرضاً کسی عامی کا یہی عقیدہ ہو کہ قیام فرض و واجب ہے تو اس سے صرف اس کے حق میں بدعت ہو جائے گا جن لوگوں کا یہ اعتقاد نہیں ان کے حق میں مباح و مستحسن رہے گا مثلاً بعض متشددین رجعت قہقری کو ضروری سمجھتے ہیں تو کیا یہ رجعت سب کے حق میں بدعت ہو جائے گی اور بعض اہل علم صرف جاہلوں کی بعض زیادتیاں دیکھ کر جیسے موضوع روایات پڑھنا گانا وغیرہ وغیرہ جیسا کہ مجالس جہلا میں واقع ہوتا ہے عموماً سب موالید پر ایک حکم لگا دیتے ہیں یہ بھی انصاف کے خلاف ہے مثلاً بعض واعظین موضوع روایت بیان کرتے

ہیں یا ان کے وعظ میں بوجہ اختلاط مردوں وعورتوں کے کوئی فتنہ ہو جاتا ہے تو کیا تمام مجالس وعظ ممنوع ہو جاویں گی ع بہر کے کے تو گلیمے راسوزی رہا یہ اعتقاد کہ مجلس مولد میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوتے ہیں اس اعتقاد کو کفر و شرک کہنا حد سے بڑھنا ہے کیونکہ یہ امر ممکن ہے عقلاً و نقلاً بلکہ بعض مقامات پر اس کا وقوع بھی ہوتا ہے رہا یہ شبہ کہ آپ کو کیسے علم ہوا یا کئی جگہ کیسے ایک وقت میں تشریف فرما ہوئے یہ ضعیف شبہ ہے آپ کے علم و روحانیت کی وسعت جو دلائل نقلیہ و کشفیہ سے ثابت ہے اس کے آگے یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے علاوہ اس کے اللہ کی قدرت تو محل کلام نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اپنی جگہ تشریف رکھیں اور درمیانی حجاب اٹھ جاویں بہر حال ہر طرح یہ امر ممکن ہے اور اس سے آپ کی نسبت اعتقاد علم غیب لازم نہیں آتا جو کہ خصائص ذات حق سے ہے کیونکہ علم غیب وہ ہے جو مقتضا ذات کا ہے اور جو باعلام خداوندی ہے وہ ذاتی نہیں یا سبب ہے وہ مخلوق کے حق میں ممکن بلکہ واقع ہے اور امر ممکن کا اعتقاد شرک و کفر کیونکر ہو سکتا ہے البتہ ہر ممکن کے لئے وقوع ضروری نہیں ایسا اعتقاد کرنا محتاج دلیل ہے اگر کسی کو دلیل مل جاوے مثلاً خود کشف ہو جاوے یا کوئی صاحب کشف خبر دے تو اعتقاد جائز ہے ورنہ بے دلیل ایک غلط خیال ہے غلطی سے رجوع کرنا اس کو ضرور ہے مگر شرک و کفر کسی طرح نہیں ہو سکتا پس تحقیق مختصر اس مسئلہ میں یہ ہے جو مذکور ہوئی اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں رہا عملدرآمد جو اس مسئلے میں رکھنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ ہرگاہ یہ مسئلہ اختلافی ہے اور ہر فریق کے پاس دلائل شرعی بھی ہیں گو قوت و ضعف کا فرق ہو جیسا اکثر مسائل اختلافیہ فرعیہ میں ہوا کرتا ہے پس خواص کو تو یہ چاہیئے کہ جو ان کو تحقیق ہوا ہو اس پر عمل رکھیں اور دوسرے فریق کے ساتھ بغض وکینہ نہ رکھیں نہ نفرت و تحقیر کی نگاہ سے اس کو دیکھیں نہ تفسیق و تضلیل کریں بلکہ اس اختلاف کو مثل اختلاف حنفی شافعی کے سمجھیں اور باہم ملاقات و مکاتبت و سلام و موافقت و محبت کی رسوم جاری رکھیں اور تردید و مباحثہ سے خصوصاً بازاریوں کی ہذیانات سے کہ منصب اہل علم کے خلاف ہے پرہیز رکھیں بلکہ ایسے مسائل میں نہ فتویٰ لکھیں نہ مہر و دستخط کریں۔ کہ فضول ہے اور ایک دوسرے کی رعایت رکھے مثلاً اگر مانع قیام عامل قیام کی محفل میں شریک ہو جاوے تو بہتر ہو کہ اس میں قیام نہ کریں بشرطیکہ کسی فتنہ کا برپا ہونا محتمل نہ ہو اور جو قیام ہو تو مانع قیام بھی اس وقت قیام میں شریک ہو جائے اور عوام نے جو غلو اور زیادتیاں کر لی ہیں ان کو نرمی سے منع کریں اور یہ منع کرنا

ان کا زیادہ مفید ہوگا جو خود مولد قیام میں شریک ہوتے ہیں اور جو مانع اصل کے ہیں ان کو سکوت مناسب ہے ایسے امور میں مخاطبت ہی نہ کریں اور جہاں ان امورات کی عادت ہو وہاں مخالفت نہ کریں جہاں عادت نہ ہو وہاں ایجاد نہ کریں غرض، فتنے سے بچیں قصہ حطیم اسکی دلیل میں کافی ہے اور مجوزین مانعین کے منع کی تاویل کر لیا کریں کہ یا تو ان کو یہی تحقیق ہوا ہوگا یا انتظاماً منع کرتے ہونگے کہ بعض موقع پر اصل عمل سے منع کرتے ہیں تب ان سے بچتے ہیں اگرچہ اس وقت میں اکثر یہ تدبیر غیر مفید ہوتی ہے اور جو مانعین ہیں وہ مجوزین کی تجویز کی تاویل کر لیا کریں کہ یا ان کو تحقیق یہی ہوا ہے یا غلبہ محبت سے یہ عمل کرتے ہیں اور حسن ظن بالمسلمین کی وجہ سے لوگوں کو بھی اجازت دیتے ہیں اور عوام کو چاہیے کہ جس عالم کو متدین و محقق سمجھیں اس کی تحقیق پر عمل کریں اور دوسرے فریق کے لوگوں سے تعرض نہ کریں خصوصاً دوسرے فریق کے علماء کی شان میں گستاخی کرنا چھوٹا منہ بڑی بات کا مصداق ہے غیبت اور حسد سے اعمال حسنہ ضائع ہوتے ہیں ان امور سے پرہیز کریں اور تعصب اور عداوت سے بچیں اور ایسے مضامین کی کتابیں اور رسالے مطالعہ نہ کیا کریں۔ کہ یہ کام علماء کا ہے عوام کو علماء پر بدگمانی سے اور مسائل میں شبہ پیدا ہوتا ہے اور اس مسئلہ میں جو تحقیق اور عملدرآمد تحریر کیا گیا ہے کچھ اس مسئلے ہی کے ساتھ مخصوص نہیں نہایت مفید اور کارآمد مضمون ہے جو اکثر مسائل اختلافیہ خصوصاً جن کا یہاں ذکر ہے۔ اور جو اس کے مثال میں مثل مصافحہ یا معانقہ عیدین یا مصافحہ بعد وعظ و بعد نماز فجر و عصر یا نماز ہائے پنجگانہ و تکرار تہلیل بعد نماز پنجگانہ دست بوسی و پابوسی اور ان کے جواہت امور ہیں۔ جن میں اس وقت شور و شر پھیل رہا ہے ان سب امور میں اس مضمون کا لحاظ رکھنا مفید ہوگا۔ کہ سب اسی قاعدے پر مبنی ہیں فاحفظ تنفع انشاء اللہ تعالیٰ۔

دوسرا مسئلہ۔ فاتحہ مروّجہ

اس میں بھی وہی گفتگو ہے جو مسئلہ مولد میں مذکور ہوئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نفس ایصال ثواب ارواح اموات میں کسی کو کلام نہیں اس میں بھی تخصیص و تعیین کو موقوف علیہ ثواب کا سمجھے یا واجب فرض اعتقاد کرے تو ممنوع ہے اور اگر یہ اعتقاد نہیں بلکہ کوئی مصلحت باعث تقیید ہیئت کذائیہ ہے تو کچھ حرج نہیں جیسا بمصلحت نماز میں صورت خاص معین کرنے کو فقہائے محققین نے جائز رکھا ہے اور تہجد میں اکثر مشائخ کا معمول ہے اور تامل سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ سلف میں تو یہ عادت تھی کہ مثلاً کھانا پکا کر مسکین کو کھلا دیا اور دل سے ایصال ثواب کی نیت کرلی متاخرین میں کسی کو خیال ہوا کہ جیسے نماز میں

نیت ہر چند دل سے کافی ہے مگر موافقت قلب ولسان کے لئے عوام کو زبان سے بھی کہنا مستحسن ہے اس طرح اگر یہاں زبان سے کہہ لیا جائے کہ یا اللہ اس کھانے کا ثواب فلاں شخص کو پہونچ جاوے تو بہتر ہے پھر کسی کو خیال ہوا کہ لفظ اس کا مشار الیہ اگر روبرو موجود ہو تو زیادہ استحضار قلب ہو کھانا روبرو لانے لگے کسی کو یہ خیال ہوا کہ یہ ایک دعا ہے اس کے ساتھ اگر کچھ کلام الٰہی بھی پڑھا جاوے تو قبولیت دعا کی بھی امید ہے اور اس کلام کا ثواب بھی پہونچ جاویگا کہ جمع بین العبادتین ہے ع۔

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

قرآن شریف کی بعض سورتیں بھی جو لفظوں میں مختصر اور ثواب میں بہت زیادہ ہیں پڑھی جانے لگیں کسی نے خیال کیا دعا کے لئے رفع یدین سنت ہے ہاتھ بھی اٹھانے لگے کسی نے خیال کیا کھانا جو مسکین کو دیا جاویگا اس کے ساتھ پانی دینا بھی مستحسن ہے پانی پلانا بڑا ثواب ہے اس پانی کو بھی کھانے کے ساتھ رکھ لیا پس یہ ہیئت کذائیہ حاصل ہو گئی رہا تعیین تاریخ یہ بات تجربے سے معلوم ہوتی ہے کہ جو امر کسی خاص وقت میں معمول ہو تو اس وقت وہ یاد آجاتا ہے اور ضرور ہو رہتا ہے اور نہیں تو سالہا سال گزر جاتے ہیں کبھی خیال بھی نہیں ہوتا اسی قسم کی مصلحتیں ہر امر میں ہیں جن کی تفصیل طویل ہے محض بطور نمونہ تھوڑا سا بیان کیا گیا ذہین آدمی غور کر کے سمجھ سکتا ہے اور قطع نظر مصالح مذکورہ کے ان میں بعض اسرار بھی ہیں پس اگر یہی مصالح بنائے تخصیص ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں رہا عوام کا غلو اولاً اس کی اصلاح کرنی چاہیئے اس عمل سے کیوں منع کیا جائے ثانیاً ان کا غلو اہل فہم کے فعل میں مؤثر نہیں ہو سکتا۔ لنا اعمالنا ولکم اعمالکم رہا شبہ تشبہ کا اس میں بحث از بس طویل ہے مختصر اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ تشبہ اس وقت تک رہتا ہے جب تک وہ عادات اس قوم کے ساتھ ایسی مخصوص ہوں کہ جو شخص وہ فعل کرے اسی قوم سے سمجھا جاوے یا اس پر حیرت ہو اور جب دوسری قوموں میں پھیل کر عام ہو جاوے تو وہ تشبہ جاتا رہتا ہے ورنہ اکثر امور متعلق عادات و ریاضیات جو غیر قوموں سے ماخوذ ہیں مسلمانوں میں اس کثرت سے پھیل گئے کہ کسی عالم درویش کا گھر بھی اس سے خالی نہیں یہ امور مذموم نہیں ہو سکتے قصۂ تطہیر اہل قبا اس میں کافی حجت ہے۔ البتہ جو ہیئت عام نہیں ہوئی وہ موجب تشبہ ہے اور ممنوع پس یہ ہیئت مروجہ ایصال کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں اور گیارہویں حضرت غوث پاک قدس سرہ کی اور دسواں۔ بیسواں۔ چہلم ششماہی سالیانہ وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ احمد عبد الحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ و سہ منی حضرت شاہ بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ حلوائے شب برات اور دیگر طریق ایصال ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں اور مشرب

فقیر کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ فقیر پابند اس ہیئت کا نہیں ہے مگر کرنیوالوں پر انکار نہیں کرتا اور یہی عملدرآمد اس مسئلے میں رکھنا چاہیئے۔ یعنی دو فریقوں کا باہم مل جل کر رہنا اور مباحثہ و قیل و قال نکرنا اور ایک دوسرے کو وہابی بدعتی نہ کہنا اور عوام کو غلو اور جھگڑوں سے منع کرنا سب بحث مولد میں گذر چکا۔

تیسرا مسئلہ عرس و سماع

لفظ عرس ماخوذ اس حدیث سے ہے۔ نَمْ کَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ یعنی بندۂ صالح سے کہا جاتا ہے کہ عروس کی طرح آرام کر کیونکہ موت مقبولان الٰہی کے حق میں وصال محبوب حقیقی ہے اس سے بڑھ کر کون عروسی ہوگی۔ چونکہ ایصال ثواب بروح اموات مستحسن ہے خصوصاً جن بزرگوں سے فیوض و برکات حاصل ہوئے ہیں ان کا زیادہ حق ہے اور ہر اپنے پیر بھائیوں سے ملنا موجب ازدیاد محبت و تزائد برکات ہے اور نیز طالبوں کا یہ فائدہ ہے کہ پیر کی تلاش میں مشقت نہیں ہوتی بہت سے مشائخ رونق افروز ہوتے ہیں۔ اس میں جس سے عقیدت ہو اس کی غلامی اختیار کرلے اس لئے مقصود ایجاد رسم عرس سے یہ تھا کہ سب سلسلے کے لوگ ایک تاریخ میں جمع ہو جاویں باہم ملاقات بھی ہو جاوے اور صاحب قبر کی روح کو قرآن و طعام کا ثواب بھی پہونچایا جاوے یہ مصلحت ہے تعیین یوم میں رہا خاص یوم وفات کو مقرر کرنا اس میں اسرار مخفیہ ہیں انکا اظہار ضروری نہیں چونکہ بعض طریقوں میں سماع کی عادت ہے اس لئے تجدید حال اور ازدیاد ذوق و شوق کیلئے کچھ سماع بھی ہونے لگا پس اصل عرس کی اس قدر ہے اور اس میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔ بعض علماء نے بعض حدیثوں سے بھی اس کا استنباط کیا ہے رہ گیا شبہ حدیث لا تتخذوا قبری عیداً کا سو اس کے صحیح معنی یہ ہیں کہ قبر پر میلہ لگانا اور خوشیاں کرنا اور زینت اور آراستگی و دھوم دھام کا اہتمام یہ ممنوع ہے کیونکہ زیارت مقابر واسطے عبرت اور تذکرۂ آخرت کے ہے نہ غفلت اور زینت کیلئے اور یہ معنی نہیں کہ کسی قبر پر جمع ہونا منع ورنہ مدینہ طیبہ قافلوں کا جانا واسطے زیارت روضۂ اقدس کے بھی منع ہوتا و ہذا باطل پس حق یہ ہے کہ زیارت مقابر انفراداً و اجتماعاً دونوں طرح جائز اور ایصال ثواب قرأت و طعام بھی جائز اور تعیین تاریخ مصلحت بھی جائز سب مل کر بھی جائز رہا یہ شبہ کہ وہاں پکار کر سب قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ اور آیۂ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا کی مخالفت ہوتی ہے سو اولاً تو علماء نے لکھا ہے کہ خارج نماز کے یہ امر مستحبات کیلئے ہے ترک مستحب پر اتنا شور و غل نامناسب ہے ورنہ لوگوں کہ مکاتب میں پڑھنا

WwW.Ahlehaq.com

ممنوع ہوگا۔ دوسرے اگر کسی کو یہی تحقیق ہو کہ یہ وجہ عام ہے تو اصل عمل کے منع کرنے سے یہ بہتر ہے امر تعلیم کردیا جائے یہی جواب ہے سوم میں قرآن پکار کر پڑھنے کا البتہ جس مجلس میں امور منکرہ مثل رقص مروج و سجدۂ قبور وغیرہ ہوں اس میں شریک نہ ہونا چاہیئے رہا مسئلہ سماع کا یہ بحث ازبس طویل ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ مسئلہ اختلافی ہے سماع محض میں بھی اختلاف ہے جس میں محققین کا یہ قول ہے کہ اگر شرائط جواز مجتمع ہوں اور عوارض مانع مرتفع ہوں تو جائز ہے ورنہ ناجائز کما فصلہ الامام الغزالی رحمہ اللہ اور سماع بالآلات میں بھی اختلاف ہے بعض لوگوں نے احادیث منع کی تاویلیں کی ہیں و نظائر فقہیہ پیش کئے ہیں۔ چنانچہ قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ، سماع میں اس کا ذکر فرمایا ہے مگر آداب شرائط کا ہونا باجماع ضروری ہے جو اس وقت میں اکثر مجالس میں مفقود ہے۔ مگر تاہم ع

خدا پنج انگشت یکساں نکرد

بہر حال وہ حدیث خبر واحد ہے اور محتمل تاویل گو تاویل بعید ہے اور غلبۂ حال کا بھی احتمال موجود ایسی حالت میں کسی پر اعتراض کرنا ازبس دشوار ہے۔ مشرب فقیر کا اس امر میں یہ ہے کہ ہر سال اپنے پیر و مرشد کی روح مبارک کو ایصال ثواب کرتا ہوں اول قرآن خوانی ہوتی ہے اور گاہ گاہ اگر وقت میں وسعت ہوئی تو مولود پڑھا جاتا ہے پھر ماحضر کھانا کھلا دیا جاتا ہے اور اس کا ثواب بخش دیا جاتا ہے۔ اور زوائد امور فقیر کی عادت نہیں نہ کبھی سماع کا اتفاق ہوا نہ خالی نہ بالآلات مگر دل سے اہل حال پر کبھی اعتراض نہیں کیا ہاں جو محض ریاکار مدعی ہو وہ بُرا مگر یقین اس کا کہ وہ ریاکار ہے بلا حجت شرعیہ نادرست ہے اس میں بھی عمل درآمد فریقین کا یہی ہونا چاہیئے جو اوپر مذکور ہوا کہ جو لوگ نہ کریں انکو کمال اتباع سنت کا شائق سمجھیں جو کریں ان کو اہل محبت میں سے جانیں اور ایک دوسرے پر انکار نہ کریں اور جو عوام کے غلو ہوں ان کا لطف و نرمی سے انسداد کریں۔

چوتھا مسئلہ۔ ندائے غیر اللہ

اس میں تحقیق یہ ہے کہ ندا سے مقاصد و اغراض مختلف ہوتے ہیں کبھی محض اظہار شوق کبھی تحسر کبھی منادی کو سنانا کبھی اسکو پیغام پہونچانا سو مخلوق غائب کو پکارنا اگر محض واسطے تذکرہ اور شوق وصال اور حسرت فراق کے ہے جیسے عاشق اپنے محبوب کا نام لیا کرتے ہیں اور اپنے دل کو تسلی دیا کرتے ہیں اس میں تو کوئی گناہ نہیں مجنوں کا قصہ مثنوی میں مذکور ہے اشعار۔

دید مجنوں را یکے صحرا نورد — در بیابان غمش بنشستہ فرد
ریگ کاغذ بود انگشتان قلم — می نمودے بہر کس نامہ رقم
گفت ای مجنونِ شیدا چیست این — می نویسی نامہ بہر کیست این
گفت مشق نام لیلیٰ میکنم — خاطر خود را تسلی میدہم

ایسی ندا صحابہ سے بکثرت روایات میں منقول ہیں کما لا یخفیٰ علی المتبحر المتبع النظر اور اگر مخاطب کو اسماع (سنانا) مقصود ہے تو اگر تصفیۂ باطن سے منادیٰ کا مشاہدہ کر رہا ہے تو بھی جائز اور اگر مشاہدہ نہیں کرتا لیکن سمجھتا ہے کہ فلاں ذریعہ سے اس کو خبر پہونچ جاویگی اور وہ ذریعہ ثابت بالدلیل ہو تب بھی جائز ہے مثلاً ملائکہ کا درود شریف حضور اقدس میں پہونچانا احادیث سے ثابت ہے اس اعتقاد سے کوئی شخص اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہے کچھ مضائقہ نہیں اور اگر نہ مشہور ہو نہ پیغام پہونچانا مقصود ہو نہ پہونچانے کا کوئی ذریعہ دلیل سے موجود ہو وہ ندا ممنوع ہے مثلاً کسی ولی کو دور سے ندا کرنا اس طرح کہ اس کو سنانا منظور ہے اور روبرو نہیں نہ ابھی تک اس شخص کو یہ امر ثابت ہوا کہ انکو کسی ذریعے سے خبر پہونچے گی یا ذریعہ متعین کیا مگر اس پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں یہ اعتقاد افتراء علی اللہ اور دعویٰ علم غیب ہے بلکہ مشابہ شرک کے ہے مگر بے دھڑک اسکو شرک و کفر کہہ دینا جرأت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اگر اس بزرگ کو خبر پہونچا دے ممکن ہے اور ممکن کا اعتقاد شرک نہیں مگر چونکہ امکان کو وقوع لازم نہیں اس لئے ایسی ندائے لَا یَعْنِیْ کی اجازت نہیں ہے البتہ جو نداء نص میں وارد ہے مثلاً یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ وہ بالاتفاق جائز ہے اور یہ تفصیل حق عوام میں ہے اور جو اہل خصوصیت ہیں ان کا حال جدا ہے اور حکم بھی جدا کہ ان کے حق میں یہ فعل عبادت ہو جاتا ہے جو خواص میں سے ہوگا خود سمجھ لے گا بیان کی حاجت نہیں یہاں سے معلوم ہو گیا حکم وظیفہ یا شیخ عَبْدُ الْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰہِ کا لیکن اگر شیخ کو متصرف حقیقی سمجھے تو منجرالی الشرک ہے ہاں اگر وسیلہ و ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن ہو کر پڑھے کچھ حرج نہیں یہی تحقیق ہے اس مسئلہ میں اب بعض علماء اس خیال سے کہ عوام فرق مراتب نہیں کرتے اس ندا سے منع کرتے ہیں ان کی نیت بھی اچھی ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ الحدیث مگر مصلحت یوں ہے کہ اگر ندا کرنے والا سمجھ دار ہو تو اس پر حسن ظن کیا جائے اور جو محض عامی جاہل ہو تو اس سے دریافت کیا جائے اگر اس کے عقیدے میں کوئی خرابی ہو تو اس کی اصلاح کر دی جائے اور کسی وجہ سے اصل عمل سے منع کرنا مصلحت ہو تو بالکل روک دیا جائے لیکن ہر موقع پر اصل عمل سے منع کرنا مفید نہیں ہوتا ایک بات یہ وہ بھی بہت جگہ

www.Ahlehaq.com

کارآمد ہے۔ یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عمل فاسد میں مبتلا ہو اور قرائن قویہ سے یقین ہو کہ یہ شخص اصل عمل کو ترک نہ کرے گا تو اس موقع پر نہ تو اصل عمل کے ترک کرنے پر اس کو مجبور کرے کہ بجز فساد و عناد کوئی ثمرہ نہیں نہ اس کو بالکل مہمل و مطلق العنان چھوڑ دے کہ شفقت اور اخوت اسلامی کے خلاف ہے بلکہ اصل عمل کی اجازت دیکر اس میں جو خرابی ہو اسکی اصلاح کر دے کہ اس میں امید قبول اغلب ہے حق سبحانہ تعالیٰ کا حکم ہے اُدْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ اور رسوم جاہلیت کے شیوع کے جو احکام شرعیہ مقرر ہوتے ہیں ان میں غور کرنے سے اس قاعدے کی تائید ہوتی ہے مشرب اس فقیر کا یہ ہے کہ ایسی تدابیر امعمول نہیں ہاں بعض شعائر میں ذوق و شوق سے صیغہ تدابر تاگیا اور عمل درآمد ہی رکھنا چاہیئے جو اوپر تین مسئلوں میں مذکور ہوا

پانچواں مسئلہ جماعت ثانیہ

یہ مسئلہ سلف سے مختلف فیہ ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کراہیت اور امام ابو یوسفؒ سے بعض شرائط کے ساتھ جواز منقول ہے اور ترجیح و تصحیح دونوں جانب موجود ہے اس میں بھی گفتگو کو طول دینا نازیبا ہے کیونکہ جانبین کو گنجائش عمل ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قولوں میں یوں تطبیق دی جاوے کہ اگر جماعت اُولیٰ کاہلی اور سستی سے فوت ہو گئی ہے اور جماعت ثانیہ میں شرکت سے منع کرنا اس شخص کے لئے موجب زجر و تنبیہ ہو گا اس کے لئے جماعت ثانیہ کی کراہیت کا حکم کیا جائے اور قائلین بالکراہیت کی تعلیل تقلیل جماعت اولیٰ سے یہی معلوم ہوتا ہے اگر کسی معقول عذر سے پہلی جماعت رہ گئی تو دوسری جماعت کے ساتھ پڑھنا تنہا پڑھنے سے بہتر ہے یا کوئی شخص ایسا لاابالی ہے کہ جماعت ثانیہ سے منع کرنا اس کے حق میں کچھ بھی موجب زجر نہ ہوگا بلکہ تنہا پڑھنے کو غنیمت سمجھے گا جلدی سے چار ٹکریں مار کر رخصت ہو گا تو ایسے شخص کو منع کرنے سے کیا فائدہ بلکہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے کسی قدر تعدیل و اطمینان سے ادا کرے گا علدرآمد اس مسئلہ میں بھی ایسا ہی رکھنا چاہیئے کہ ہر فریق دوسرے فریق کو عمل بالدلیل کی وجہ سے محبوب رکھے اور جہاں جماعت ثانیہ نہ ہوتی ہو وہاں تنہا پڑھ لے خواہ مخواہ جماعت نہ کرے اور جہاں ہوتی ہو شریک ہو جاوے۔ مخالفت نہ کرے یہ پانچ مسئلے تو عملی تھے اب دو مسئلے علمی باقی رہ گئے ہیں وہ مرقوم ہیں۔

چھٹا و ساتواں مسئلہ۔ امکان نظیر و امکان کذب

ان دو مسئلوں کی تحقیق تفصیلی سمجھنا موقوف علم حقائق پر ہے اور راز بس دقیق ہے مگر مجملاً دو چیزوں کا اعتقاد رکھنا چاہیئے ایک اِنَّ اللہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی اللہ ہر شے پر قادر ہے دوسرے سبحان اللہ عما یصفون یعنی اللہ تعالیٰ تمام عیوب و نقائص سے مثل خلف القول و اخبار غیر واقع وغیرہما ان سب سے پاک ہے رہا یہ تحقیق کرنا کہ کون چیز مفہوم شیٔ میں داخل ہے کہ اُس پر قادر کہا جاوے اور کون چیز عیب و نقصان سے ہے کہ اس سے تنزیہ کیا جائے سو جس جگہ دلائل متعارض ہوں وہاں اس تحقیق کے ہم مکلف نہیں بلکہ بوجہ نازک ہونے ایسے مسائل کے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان میں قیل و قال اور زیادہ تفتیش کرنا عجب نہیں کہ منع ہو دیکھئے تقدیر کا مسئلہ چونکہ پیچیدہ و مجمع اشکالات تھا۔ اس میں گفتگو کرنے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر سخت ممانعت فرمائی سو اس ممانعت کی علت بھی یہی دقت و اشکال یہاں بھی ہے سو ان دو مسئلوں میں بھی جب بوجہ تعارض ظاہری ادلہ عقلیہ و نقلیہ کے اشکال شدید ہے تو قیل و قال کرنے کی کیسے اجازت ہوگی اسی مضمون کا خواب فقیر کے ایک متعلق نے دیکھا جس کو فقیر نے بہت پسند کیا اس سے بہتر کوئی عملدرآمد نہیں اور جو طبع آزمائی کے لئے گفتگو ہی کرنا ضروری ہے تو زبانی خلوت میں ہو اور اگر تحریر کی حاجت ہو تو خط کافی ہے نہ کہ رسالے اور کتابیں۔ اور اگر اسی کا شوق ہے تو عربی عبارت ہونا چاہیئے تاکہ عوام خراب نہ ہوں اور عوام کے لئے تو بالتعیین سکوت ہی ضروری ہے تمام ہوا بحمد اللہ جو کچھ لکھنا تھا۔

وصیت اور اس تمام تحقیق کے بعد بھی فقیر کی یہ وصیت ہے کہ ظنیات میں اپنے علم و تحقیق پر وثوق نہ کریں سورۃ فاتحہ اھدنا الصراط المستقیم بہت خشوع سے پڑھا کریں اور ہر نماز کے بعد ربنا لاتُزِغ قلوبَنا پڑھ کر دعا کیا کریں اور اپنے اوقات معاش و معاد کے ضروری کاموں میں خصوصاً تزکیۂ نفس و تصفیۂ باطن میں صرف کریں اور اہل اللہ کی صحبت و خدمت اختیار کریں خصوص عزیزی جناب مولوی **رشید احمد** صاحب کے وجود بابرکات کو ہندوستان میں غنیمت کبریٰ و نعمت عظمیٰ سمجھ کر ان سے فیوض و برکات حاصل کریں کہ مولوی صاحب موصوف جامع کمالات ظاہری و باطنی کے ہیں اور ان کی تحقیقات محض للّٰہیت کی راہ سے ہیں ہرگز اس میں شائبہ نفسانیت نہیں یہ وصیت تو مولوی صاحب کے مخالفین کو ہے اور جو موافق و معتقد

ہیں ان کو چاہیئے کہ مولوی صاحب کی مجلس میں ایسے قصوں کا تذکرہ نہ کیا کریں اور اپنے جھگڑوں میں ان کو شریک نہ کیا کریں اور سب پر لازم ہے کہ مفت کی بحث اور تکرار میں عمر عزیز تلف نہ کریں کہ یہ حجاب ہے محبوب حقیقی سے ؎

چہ خوش گفت بہلول فرخندہ خو — چو بگذشت بر عارفِ جنگ جو
گرایں مدعی دوست بشناختے — بہ پیکارِ دشمن نہ پرداختے

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین فقط

مہر:- فقیر امداد اللہ چشتی و فاروقی

اشعار مثنوی معنوی در تمثیل اختلاف از حقیقت ناشناسی

پیل اندر خانۂ تاریک روز — عرضہ را آوردہ بودندش ہنوز
از برائے دیدنش مردم بسے — اندراں ظلمت ہمی شد ہر کسے
دیدنش با چشم چوں ممکن نبود — اندراں تاریکیش کف می بسود
آن یکے راکف بخرطوم او فتاد — گفت ہمچوں ناودانستش نہاد
آن یکے رادست بر گوشش رسید — آن بروچوں باد بیزن شد پدید
آن یکے راکف چو برپایش بسود — گفت شکل پیل دیدم چوں عمود
آن یکے برپشت او بنہاد دست — گفت خود ایں پیل چوں تختی بدست
ہمچنیں ہر یک بجزوے چوں رسید — فہم آں می کرد ہر جا می شنید
از نظر گہ گفت شاں بد مختلف — آن یکے دانش لقب داد آں الف
در کفِ ہر کس اگر شمعی بدے — اختلاف از گفت شاں بیروں شدے
چشم حس ہمچوں کف دستش و بس — نیست کف را برہمہ آں دسترس

Www.Ahlehaq.Com

ارشادِ مُرشد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِہٖ کُلِّھَا مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ **اما بعد فقیر حقیر امداد اللہ** عفر اللہ ذنوبہ و والدیہ یہ کہتا ہے اور برادران طریقت اور طالبان معرفت کی خدمت میں خصوصاً جو اس فقیر سے رابطۂ محبت اور ارادت رکھتے ہیں عرض کرتا ہے کہ شاغل اشغال قلبیہ کو ضرور ہے کہ سوائے فرائض اور واجبات اور سنن کے بعضے عبادات اور طاعات اور اوراد و ظائف جو مددگار اور قوت بخشنے والے صفائی دل اور جلا دینے والے روح کے ہوں عمل میں لاوے جیسا کہ نماز تہجد کی بارہ[۱۲] رکعتیں یا آٹھ[۸] رکعتیں ہیں اور نماز اشراق کی کہ چھ[۶] رکعتیں ہیں اور نماز چاشت کی کہ چار[۴] رکعتیں ہیں بارہ[۱۲] تک اور صلوٰۃ الاوابین کی چھ[۶] رکعتیں ہیں بیس[۲۰] تک اور چار[۴] رکعتیں سنت قبل ظہر اور چار سنتیں قبل عصر اور چار سنت قبل عشا اور روز جمعہ کے صلوٰۃ التسبیح[۱] اگر فراغ ہو پڑھے اور تین روزے ایام بیض[۲] کے اور روزہ پنجشنبے اور دوشنبے کا اور چھ[۶] روزے ماہ شوال

---

[۱] فائدہ صلوٰۃ التسبیح واسطے مغفرت تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ خطاً و عمداً اور علانیۃً کے حدیث میں آیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو تعلیم فرمایا ہے چار رکعتیں ہیں ہر رکعت میں بعد قرأت کے پندرہ[۱۵] بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے اور رکوع میں دس[۱۰] بار اور قومے میں دس بار اور سجدے میں دس[۱۰] بار اور جلسے میں دس[۱۰] بار اور دوسرے سجدے میں دس[۱۰] بار اور بعد سجدے دوسرے کے بیٹھکر دس[۱۰] بار پس ہر رکعت میں پچھتر[۷۵] بار اور چار رکعت میں تین سو[۳۰۰] بار پڑھے اور اگر طاقت ہو تو اس نماز کو ہر روز پڑھے والا ہفتے میں ایک بار یا ماہ میں یا سال میں یا تمام عمر میں ایک بار پڑھے اور مروی ہے کہ چار رکعت میں ان چار سورتوں کو یعنی الھٰکم التکاثر والعصر قل یاایہا الکافرون قل ہو اللہ پڑھے اور سورتیں بھی مروی ہیں جیسے سبح اسم یا اذا جاء مگر یہ سہل تر ہیں۔ ۱۲ منہ قدس سرہ

[۲] ہر چاند کی تیرھویں[۱۳] چودھویں[۱۴] پندرھویں[۱۵] تاریخ روزہ رکھے ۱۲ منہ قدس سرہ۔

www.Ahlehaq.com

کے اور نو[۹] روزے اول ماہ ذی الحج کے اور روزہ عاشورا محرم کا اور آٹھ روزے اوّل ماہ رجب اور شعبان کے رکھے اور تلاوت قرآن کی جس قدر ہو سکے ادنیٰ یہ ہے کہ چالیس[۴۰] روز میں ختم کرے۔

وظائف صبح درمیان سنت اور فرض صبح کے اکتالیس[۴۱] بار سورۂ فاتحہ حضورِ دل سے معنوں پر خیال کرکے پڑھے اور بعد نماز صبح کلمۂ چہارم[۴] دس[۱۰] بار اور سورہ یٰسٓ ایک بار اور استغفار سو بار اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ سو بار اور ایک سو بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مع بسم اللہ کے اور سو بار کلمۂ[۳] طیّب اور اکتالیس[۴۱] بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ بحضورِ قلب پڑھے اور درود[۱] شریف سو بار۔

وظائف ظہر اور بعد نماز ظہر کے سو بار کلمۂ طیّب اور سو بار درود شریف اور سورۂ انا فتحنا اور منزل دلائل الخیرات اور پانچسو بار اَللّٰہُ الصَّمَدُ اور اکیس بار سورۂ اذا جاء۔

وظائف عصر اور بعد نماز عصر کے سورۂ عم یتساءلون اور سو بار آیۂ کریمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

وظائف مغرب اور بعد نماز مغرب کے سورۂ واقعہ اور سو بار کلمۂ طیّب اور درود شریف سو بار اور اَللّٰہُمَّ طَہِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَیْرِکَ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اکتالیس[۴۱] بار بحضورِ دل پڑھے۔

وظائف عشاء اور بعد نماز عشا کے سورۂ سجدہ یا سورۂ ملک اور کلمۂ طیّب سو بار اور درود شریف سو بار اور ایک سو ایک بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ بحضورِ قلب پڑھے۔

وظائف صبح و شام دو[۲] وقت

اور صبح اور شام کو سید الاستغفار[۵] ایک بار اور پانچوں کلمے اور دونوں اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ اور نودونہ

---

۱ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

۲ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

۳ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

۴ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ۔

(باقی حاشیہ صفحہ ۱۷ پر دیکھئے)

نام اللہ جل شانہ کے اور آیۃ الکرسی اور آیات آمن الرسول سے تا آخر سورۃ اور اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تین بار اور آیات سورۂ حشر ایک بار اور بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تین بار اور رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا تین بار اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سات بار اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ سات بار اور دعائے حزب البحر کو اگر ہو سکے تو ایک بار اور بعد نماز صبح قبل طلوع آفتاب اور بعد نماز عصر قبل غروب مسبعات عشر کو پڑھے۔

وظیفہ بعد ہر نماز اور بعد ہر نماز کے پانچوں وقت آیۃ الکرسی ایک بار سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر تینتیس بار اور کلمہ چہارم ایک بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ ۱۶) ؎ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۱۲ منہ قدس سرہ

؎ اول اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ تین بار پڑھ کے پھر یہ آیات پڑھے یعنی هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ج یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۔

؎۲ یعنی دس چیزیں ہیں کہ سات سات بار پڑھتے ہیں اول سورۂ فاتحہ سات بار سورۂ والناس سات بار اور سورۂ فلق سات بار اور سورۂ اخلاص سات بار سورۂ کافرون سات بار آیۃ الکرسی سات بار کلمہ تمجید سات بار اور درود شریف سات بار اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِلْاَحْیَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ سات بار اَللّٰهُمَّ یَا رَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِهِمْ عَاجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَادٌ كَرِیْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ سات بار پڑھے۔

دارالسلام تبارکت ربنا و تعالیت یاذا الجلال والاکرام ایک بار اور اللّٰھم انی اسئلک رضاک والجنۃ واعوذ بک من غضبک ومن النار ایک بار پڑھے اور وقت شروع کھانے کے اللّٰھم بارک لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ اور بعد فراغ طعام کے الحمد للّٰہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین پڑھے اور سوتے وقت سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور تینوں قل[1] تین تین بار اور اللّٰھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک اور وقت جاگنے کے الحمد للّٰہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور اور لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیء قدیر اور ممکن ہو تو مسبعات عشر[2] بھی پڑھے اور پاخانے میں جاتے وقت اللّٰھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث اور نکلتے وقت غفرانک الحمد للّٰہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی اور ہر وقت اٹھتے بیٹھتے بسم اللّٰہ واللّٰہ اکبر اور اللّٰھم اسئلک رضاک معمول رکھے اور اگر زیادہ اوراد مطلوب ہوں تو کتب حدیث مثل حصن حصین وغیرہ سے لے کے عمل میں لاویں بہرحال اذکار اور اشغال قلبیہ میں مشغول رہیں جس سے تصفیۂ باطن ہو کر محبت اور معرفت حق کی حاصل ہو۔

بیان اذکار اور اشغال اور مراقبات

جو بزرگان طریقت نے تصفیۂ قلب اور تجلیۂ روح کے واسطے تجویز کئے ہیں ان میں سے بارہ تسبیح ہیں جو حضرات چشتیہ کرتے ہیں طریق ان کا یہ ہے کہ بعد نماز تہجد کے توبہ اور استغفار عجز و انکسار سے کر کے اور ہاتھ اٹھا کے یہ دعا بحضور قلب اللّٰھم طھر قلبی عن غیرک ونور قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللّٰہ یا اللّٰہ یا اللّٰہ تین بار یا سات بار تکرار کرے اور گیارہ بار استغفار اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کے چار زانو بیٹھے اور داہنے پاؤں کے انگوٹھے سے اور جو انگلی اس کے پاس ہے اس

---

[1] یعنی سورۂ قل ھو اللّٰہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

[2] فائدہ مسبعات عشر وہ سات کلمے ہیں کہ ہر ایک کو دس دس مرتبہ پڑھتے ہیں وہ کلمے یہ ہیں اول اللّٰہ اکبر دس بار دوسرا الحمد للّٰہ دس بار تیسرا سبحان اللّٰہ وبحمدہ دس بار چوتھا سبحان اللّٰہ الملک القدوس دس بار پانچواں لا الٰہ الا اللّٰہ دس بار چھٹا استغفر اللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ دس بار ساتواں اللّٰھم انی اعوذ بک من ضیق مقام الدنیا وضیق یوم القیامۃ دس مرتبہ پڑھے ۱۲

سے رگ کیماس کو کہ بائیں زانو کے اندر ہے محکم پکڑے اور کمر کو سیدھی رکھے پھر دلجمعی سے ہیبت اور حرمت اور تعظیم تمام کے ساتھ بخوش الحانی ذکر شروع کرے بعد اعوذ و بسم اللہ کے باخلاص تمام تین بار کلمہ طیب[1] اور کلمہ شہادت[2] پڑھ کے سر کو قلب کی طرف کر۔ زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت کے واقع ہے جھکا کے کلمہ لا کو قوت اور سختی سے دل کے اندر سے کھینچ کر الہٰ کو داہنے مونڈھے پر لیجا کے سر کو پشت کی طرف مائل کر کے تصوّر کرے اور غیر اللہ کو دل سے نکال کر پس پشت ڈال دے اور دم کو چھوڑ کر لفظ اِلَّا اللّٰہُ کو زور اور سختی سے دل پر ضرب مارے کہ عشق اور نور الٰہی کو دل میں داخل کیا اسی طرح اس نفی و اثبات کو فکر اور ملاحظہ اور واسطے کے ساتھ دو سو بار کہے اور اس ذکر میں نو بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دسویں مرتبہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے بعد اس کے بطور سابق تین بار کلمہ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت کہے لیکن مبتدی کلمہ لَا اِلٰہَ میں لَا مَعْبُوْدَ اور متوسط لَا مَقْصُوْدَ اور منتہی لَا مَوْجُوْدَ ملاحظہ کرے اس کے بعد لمحہ دو لمحہ مراقب ہو کے تصوّر کرے کہ فیضان الٰہی عرش سے میرے سینے میں آتا ہے

طریق اثبات مجرد پھر دو زانو بیٹھے اور کمر کو سیدھی کرے اور سر کو داہنے مونڈھے پر لیجا کے لفظ اِلَّا اللّٰہُ کو زور اور سختی سے دل پر ضرب[3] کرے اس کو چار سو بار دمادم کرے پھر بطور سابق تین بار کلمہ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت کہے اور لمحہ دو لمحہ مراقب رہے۔

طریق ذکر اسم ذات پھر ذکر اسم ذات اَللّٰہُ اَللّٰہُ کرے اس طرح سے کہ اول حرف ھاء لفظ اللہ کو پیش اور دوسری ھاء لفظ اللّٰہ کو ساکن کرے یعنی جزم دے اور آنکھیں بند کرے اور سر کو داہنے مونڈھے پر لا کر لفظ مبارک اللہ اللہ کی دونوں ضرب جہر اور قوت سے دل پر مارے اس ذکر اسم ذات دو ضربی کو چھ سو بار دمادم کرے لیکن دسویں۔ گیارہویں بار اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی رہ ملاحظہ معنوں کے کہتا رہے تاکہ کیفیت اور لذت ذکر کی اور دفع غفلت اور خواب حاصل ہو بعد اس کے بطور سابق تین بار کلمہ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت کہے پھر ایک ضربی اسی طرح سر کو جانب داہنے مونڈھے کے کج کر کے لفظ مبارک اللہ کو دل پر سو بار دمادم ضرب کرے بعدہٗ تین بار کلمۂ طیب ایک بار کلمہ شہادت کہہ کے درود شریف اور استغفار گیارہ گیارہ بار پڑھ کے دعا مانگے

---

[1] یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

[2] یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

[3] کلمہ لا آخر میں ملاحظہ مفہوم اور معنی لاموجود کا کرے اس واسطے کہ مقصود نفی غیر کی ملاحظہ میں ہے اور اس ذکر میں دسویں بارہویں مرتبہ لفظ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ اسکو یعنی لاموجود یا مقصود کو اول شامل کر لیا کرے باقی ملاحظہ میں ہے۔ ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ۔

اور مناجات کرے کہ الٰہی تو ہی مقصود اور رضا تیری مطلوب ہے ترک کیا میں نے دنیا اور آخرت کو واسطے تیرے عطا کر مجھ کو نعمتیں اپنی اور وصول تام اپنی درگاہِ مقدس میں۔ آمین۔

طریق ذکر پاس انفاس کا یعنی اپنے پاس انفاس پر آگاہ اور ہوشیار رہے کہ بے ذکر اللہ کے کوئی دم نہ گزرنے[۱] خواہ ذکر جلی ہو خواہ ذکر خفی پس وقت نکلنے سانس کے دم کے ساتھ لَا اِلٰہَ اور وقت داخل ہونے سانس کے دم کے ساتھ اِلَّا اللّٰہ کہے دہن بستہ بے حرکت زبان خیال سے دم کو ذاکر کرے اور نظر ناف پر رکھے وہاں سے ذکر جاری کرے۔

طریق دوسرا یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ کو سانس کے ساتھ اوپر کھینچے اور لفظ ہُو کے ساتھ سانس کو چھوڑ دے اس ذکر کے خیال اور دھیان سے ایسی کثرت اور مشق کرے کہ دم ذاکر مستغرق بذکر ہو جاوے۔

بیان ذکر اسم ذات زبانی طالب کو چاہیے کہ باوجود ذکر پاس انفاس کے اسم ذات کو زبانی ہر روز چوبیس ہزار بار کہ اوسط[۲] مرتبہ ہے کہے اور اگر اس قدر نہ ہو سکے تو چھ ہزار سے کم کہ ادنی مرتبہ ہے نہ کرے[۳]۔

طریق ذکر نفی و اثبات کہ حضرات قادریہ کرتے ہیں یہ ہے کہ خلوت میں روبقبلہ باادب تمام بیٹھے اور آنکھیں بند کر کے لَا نفی کو زیر ناف سے زور اور سختی کے ساتھ نکال کر اور دراز کر کے داہنے مونڈھے تک لیجا کے اِلٰہَ کو دماغ سے نکال دے اور اِلَّا اللّٰہُ کو قوت سے دل پر ضرب کرے اور لَا اِلٰہَ سے نفی معبودیت اور مقصودیت اور موجودیت غیر اللہ کی ملاحظہ کرے تا وجود غیر کا نظر سے اٹھ جائے اور اِلَّا اللّٰہ سے اثبات وجود مطلق حق سبحانہٗ تعالےٰ کا کرے اسی طرح گیارہ سو بار ایک جلسے میں ہر روز کیا کرے تاکہ اثر اس کا ظاہر ہو اور اس ذکر کو اسی طرح حبس دم میں بھی کرتے ہیں۔

طریق شغل اسم ذات کا یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگا کے دل سے جس قدر ہو سکے رات دن تصوّر کیا کرے تا پختہ ہو کر بے تکلف جاری ہو جاوے باقی اَذکار اور اشغال اس طریقہ کے ضیاء

---

[۱] فائدہ یعنی جاگتے اور سوتے ہر حال میں ذاکر رہے تا ذکر حیات اور پاس انفاس حاصل ہو اور دل ما سوائے اللہ سے پاک اور صاف اور نورانی ہو کر شمر تجلیات اور واردات غیبی کا ہو ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ۔

[۲] حکمت اس میں یہ ہے کہ آدمی رات دن میں چوبیس ہزار سانس یعنی دم لیتا ہے تو گویا کہ ہر دم ذاکر رہا اور ذاکرین میں داخل ہوا ۱۲ منہ۔

[۳] اثر یعنی لذت اور محویت اور بے خودی ظاہر ہو اور تصفیہ قلب اور تجلی روح حاصل ہو ۱۲ منہ۔

www.Ahlehaq.com

القلوب میں موجود ہیں۔

طریق شغل نفی و اثبات کہ حبس[1] دم میں کرتے ہیں یہ ہے کہ آنکھیں بند کر کے زبان کو تالو سے لگائے اول دم ناف کو پہنچ کر دل میں قرار دے پھر اس طرح کلمہ لَآ اِلٰہَ دل سے نکال کے اور داہنے مونڈھے پر لیجا کے اِلَّا اللّٰہُ کی ضرب دل پر مارے اسی طرح اول روز دس دم ہر دم میں تین تین بار مشغول ہو پھر ہر روز درجہ بدرجہ ایک ایک بار زیادہ کرتا رہے تا حرارت باطن پیدا ہو کر تمام بدن میں سرایت کرے اور خطرہ دفع ہو کر تمام اعضاء میں جاری ہو اور محبت اور عشق الٰہی ظہور کرے۔

طریقہ مراقبے کا یہ ہے کہ دو زانو نمازی کی طرح سر جھکا کے بیٹھے اور دل کو غیر اللہ سے خالی کر کے حق سبحانہ و تعالےٰ کی حضوری میں حاضر رکھے اول اَعُوذ و بسم اللہ پڑھ کے تین بار اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اللّٰہُ نَاظِرِیْ اللّٰہُ مَعِیْ زبان سے تکرار کر کے پھر مراقب ہو کے ان کے معنوں کا دل میں ملاحظہ کرے اور تصور کرے یعنی جانے کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ حاضر ناظر میرے پاس ہے اس جاننے میں اس قدر خوض کرے اور مستغرق ہو کہ شعور غیر حق کا نہ رہے یہاں تک کہ اپنی بھی خبر نہ رہے اگر ایک آن بھی اس سے غافل ہو تو مراقب نہ ہوگا۔

مراقبہ دوسرا اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ انوار الٰہی کو کہ ہر زبان و مکان میں موجود ہیں جیسا کہ وجود ہستی اس کے کا ہر جگہ ثابت ہے ملاحظہ کرے اور مستغرق ہو جاوے۔

طریق ذکر اسم ذات جو متعلق لطائف ستّہ[2] سے ہے وہ یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگا کے اور آنکھیں بند کر کے بزبان خیال دلِ صنوبری سے اللہ اللہ کہے اس طرح سے کہ اس اسم کو غیر ذات نہ جانے اس حیثیت کو بمقدور اپنے اٹھتے بیٹھتے ترک نہ کرے اس طرح چھوؤں لطیفوں کو ترتیب مذکور کے ساتھ جاری کرے یہاں تک کہ خود ان کے ذکر سے واقف ہو۔ اے عزیز جان تو کہ جسم

---

[1] فائدہ حبس دم اور خطرہ بندی کے لئے خلو معدہ کھانے پینے سے شرط ہے خصوصاً ابتداء حال میں اور بڑی شرط یہ ہے کہ درجہ اوسط کا نگاہ رکھے نہ تو ایسا پُرشکم ہو کہ یا تکل کاہل اور بوجھل ہو جاوے اور نہ بہت بھوکا رہے کہ ضعیف ہو اور حبس دم میں سرد چیزوں مثل آب و ہوا سرد کا استعمال نہ کرے تا حرارت قلب کو سرد نہ کرے اور گرم کھانے سے بھی پرہیز کرے برابر ہے کہ حرارت طبعی ہو یا عارضی کہ سبب ایجاد مرض کا یا زیادتی مرض کی ہوتی ہے ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ

[2] ابتدائے حال میں تکلف سے مراقبہ ہوگا رفتہ رفتہ ایسا ہو جاوے گا کہ ایک لمحہ بھر بھی اس سے نکل نہ سکے گا مگر ہر مرتبہ بتدریج حاصل ہوتا ہے تنگ ہو کر ترک نہ کرے ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ۔

www.Ahlehaq.com

انسان میں چھ لطیفے ہیں یعنی چھ مقام ہیں کہ فیضان و برکات اور انوار الٰہی سے لبریز ہیں۔

اول لطیفہ۔ قلبی ہے کہ مقام اس کا دو انگشت نیچے پستان چپ کے واقع ہے اور نور اس کا سرخ ہے۔

دوسرا لطیفہ۔ روحی ہے کہ جگہ اس کی دو انگشت نیچے پستان راست کے ہے اور نور اسکا سفید ہے۔

تیسرا لطیفہ۔ نفسی ہے کہ مقام اس کا زیر ناف ہے اور نور اس کا زرد ہے۔

چوتھا لطیفہ۔ سری ہے کہ جگہ اس کی مابین سینے کے ہے اور نور اس کا سبز ہے۔

پانچواں لطیفہ۔ خفی ہے ٹھکانا اس کا پیشانی ہے نور اس کا نیلگوں ہے۔

چھٹا لطیفہ۔ اخفی ہے موضع اس کا ام الدماغ ہے نور اس کا سیاہ ہے مثل سیاہی چشم کے پس طالب کو چاہیئے کہ ان چھوؤں لطیفوں کے ذکر اور شغل میں اس قدر مشغول ہو اور مشق کرے کہ اثر ذکر کا ظاہر ہو[1] باقی اذکار اور اشغال اور مراقبات بہ تفصیل تمام مع سلوک کامل ضیاء القلوب میں لکھ چکا ہوں دوبارہ لکھنے کی حاجت نہیں اللہ جل جلالہٗ تقدس و تعالےٰ ہم کو اور تم کو اور سب کو خاص اپنے فضل و کرم سے ہمت اور توفیق اور استعداد کامل عطا فرمائے کہ شب و روز ہر حال میں ہردم اسی کے ذکر و شغل عبادات طاعات مرضیات میں رہیں اور ایک دم اس سے غافل ہوں اور غیر اللہ کو دل میں جگہ نہ دیں اور محبت اور معرفت حضوری دائمی اس کی کہ جو خلقت انسانی سے مقصود اور مطلوب ہے حاصل کریں اور اپنی حقیقت کو پہونچیں اور اسی لئے جئیں اور اسی پر مریں اور اسی میں اٹھیں آمین آمین یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ محررہ ۲ جمادی الاول ۱۲۹۳ھ

شجرات وسلاسل شجرۂ چشتیہ

بدانکہ فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ را نسبت بیعت و اجازت از مولانا و مرشدنا حضرت میانجیو نور محمد جھنجھانوی وایشان را از حضرت حاجی عبد الرحیم از شاہ عبد الباری از شاہ عبد الہادی از شاہ عضد الدین از شاہ محمد مکی از شاہ محمدی از شیخ محب اللہ الہ آبادی از شیخ ابو سعید از شیخ نظام الدین از شیخ جلال از شیخ عبد القدوس گنگوہی از شیخ محمد عارف از شیخ عارف بن احمد از شیخ عبد الحق ردولوی

---

[1] فائدہ یعنی جنبش لطائف میں پیدا ہو کر ذکر جاری ہو اور لذت اور محویت اور انوار الٰہی دل میں قوت پکڑیں اور نسبت او حضوری مذکور حق سبحانہ وتعالےٰ کی حاصل ہو ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ۔

از شیخ جلال الدین پانی پتی از شیخ شمس الدین از شیخ علاء الدین صابر از شیخ فریدالدین از شیخ قطب الدین از خواجہ معین الدین از خواجہ عثمان از خواجہ حاجی شریف زندنی از خواجہ مودود از خواجہ ابویوسف از خواجہ ابومحمد محترم از خواجہ احمد ابدال چشتی از خواجہ ابی اسحاق شامی از خواجہ ممشاد از خواجہ ابوہبیرہ بصری از خواجہ حذیفہ مرعشی از خواجہ سلطان ابراہیم از خواجہ فضیل از خواجہ عبدالواحد از خواجہ امام حسن بصری از امیرالمومنین علی رضوان اللہ علیہم اجمعین از حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

شجرۂ قادریہ

حضرت عبدالقدوس گنگوہی را اجازت وخرقہ از پیر خود درویش محمد بن قاسم از سید بڈھن بہڑائچی از سید اجمل از مخدوم جہانیاں جہان گشت از سید جلال الدین بخاری از شیخ عبید بن عیسیٰ از شیخ عبید بن ابوالقاسم از شیخ ابوالمکارم فاضل از شیخ قطب الدین ابوالغیث از شیخ شمس الدین علی افلح از شمس الدین حداد از امام الاولیاء شیخ عبدالقادر جیلانی از شیخ ابوسعید مخزومی از شیخ ابوالحسن قرشی از شیخ ابوالفرح از شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز از شیخ ابوبکر شبلی از شیخ جنید بغدادی از شیخ سری سقطی از شیخ معروف کرخی از شیخ داؤد طائی از شیخ حبیب عجمی از شیخ امام حسن بصری از حضرت علی کرم اللہ وجہہ از حضرت سرورعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲۔

شجرۂ نقشبندیہ

ونیز حضرت سید اجمل بہڑائچی را از مرشد خود شاہ عبدالحق از خواجہ عبیداللہ احرار از خواجہ مولانا یعقوب چرخی از خواجہ علاء الدین عطار از خواجہ بہاء الدین نقشبندیہ از خواجہ سید امیر کلال از خواجہ محمد بابا سماسی از خواجہ عزیزان علی رامیتنی از خواجہ ابوالخیر فغنوی از خواجہ محمد عارف ریوگری از خواجہ عبدالخالق غجدوانی از خواجہ یوسف ہمدانی از خواجہ ابوعلی فارمدی از خواجہ امام ابوالقاسم قشیری از خواجہ ابوعلی دقاق از خواجہ ابوالقاسم نصیرآبادی از خواجہ ابوبکر شبلی از سید الطائفہ جنید بغدادی از شیخ سری سقطی از شیخ معروف کرخی از شیخ داؤد طائی از خواجہ حبیب عجمی از امام الاولیاء حسن بصری از امیرالمومنین علی رضوان اللہ علیہم اجمعین از سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم۔

www.Alahazrat.com

شجرۂ سہروردیہ

ونیز سید اجمل بہڑائچی را اجازت وخرقہ از سید جلال الدین بخاری از شیخ رکن الدین ابوالفتح از والد خود صدر الدین از والد خود شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی از امام الطریقہ شہاب الدین سہروردی از شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی از شیخ وجیہ الدین عبدالقادر سہروردی از شیخ ابومحمد بن عبداللہ از شیخ احمد دینوری از ممشاد علوی دینوری از حضرت جنید بغدادی از شیخ معروف کرخی از شیخ داؤد طائی از شیخ خواجہ حبیب عجمی از خواجہ امام حسن بصری از امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ از سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ونیز فقیر را در سلسلہ نقشبندیہ اجازت از مرشد سابق از مولانا و مرشدنا نصیر الدین مجاہد دہلوی واو شاں را از شاہ محمد آفاق دہلوی از خواجہ ضیاء اللہ از خواجہ محمد زبیر از خواجہ حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی از خواجہ محمد معصوم از حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی از خواجہ باقی باللہ از خواجہ امکنگی از مولانا درویش از مولانا زاہد از عبید اللہ احرار تا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باقی سلاسل بہ تفصیل وتحقیق تمام در رسالہ ضیاء القلوب نوشتہ شد از اں بگیرند۔ فقط

شجرۂ پیران چشت اہل بہشت رضی اللہ عنہم

تو اگر چاہے قبولیت دعا کے واسطے — عرض کرنا شادیوں اول خدا کیواسطے
حمد ہے سب تیری ذات کبریا کے واسطے

ہے درود و نعت ختم الانبیاء کیواسطے — اور سب اصحاب و آل مصطفےٰ کیواسطے
فضل کر ہم پر الٰہی مجتبےٰ کے واسطے

دربدر پھرتی ہے خلقت التجا کے واسطے — آسرا تیرا ہے پر مجھ بینوا کے واسطے
رحم کر مجھ پر الٰہی اولیاء کے واسطے

ان بزرگوں کو شفیع لایا ہوں میں ہو کر ملول — کیجیو یہ عرض میری ان کی برکت سے قبول
ہاتھ اٹھاؤں جب ترے آگے دعا کے واسطے

پاک کر ظلمات و عصیاں سے الٰہی دل مرا — کر منور نور عرفاں سے الٰہی دل مرا
حضرتِ نور محمد پُرضیا کے واسطے

ایسے مرنے پر کروں قربان یارب لاکھ عید — اپنی تیغ عشق سے کرے اگر مجھ کو شہید

حاجیِ عبدالرحیم اہلِ عزا کے واسطے

کروہ پیدا درد و غم میرے دلِ افکار میں ۔۔۔ بار پاؤں جس سے اے باری ترے دربار میں
شیخ عبدالباری شہِ بے ریا کے واسطے

شرک عصیان و ضلالت سے بچا کر اے کریم ۔۔۔ کر ہدایت مجھ کو اب راہ صراط المستقیم
شاہ عبدالہادیِ پیر ہدیٰ کے واسطے

دین و دنیا کی طلب عزت نہ سرداری مجھے ۔۔۔ اپنے کوچہ کی عطا کر ذلت و خواری مجھے
شاہ عضد الدین عزیز دوسرا کے واسطے

دے مجھے عشق محمدؐ اور محمدؐ یوں ہیں گن ۔۔۔ ہو محمدؐ ہی محمدؐ ورد میرا رات دن
شہ محمدؐ اور محمدؐی اتقیا کے واسطے

حُبِّ حق حُبِّ الٰہی حُبِّ مولا حُبِّ رب ۔۔۔ الغرض کر دے مجھے محو محبت سب کا سب
شہ محب اللہ شیخ باصفا کے واسطے

گرچہ ہیں غرقِ شقاوت ہوں سعادت سے بعید ۔۔۔ پر توقع ہے کرے مجھ سے شقی کو تو سعید
بوسعید اسعدِ اہلِ وریٰ کے واسطے

قال ابتر حال ابتر سب مرے ابتر ہیں کام ۔۔۔ لطف سے اپنے مرے کر ملک دین کا انتظام
شہ نظام الدین بلخی مقتدا کے واسطے

ہے یہی بس دین میرا اور یہی سب ملک و مال ۔۔۔ یعنی اپنے عشق میں کر مجھ کو باجاہ و جلال
شہ جلال الدین جلیل اصفیا کے واسطے

حُبِّ دنیاوی سے کر کے پاک مجھ کو اے حبیب ۔۔۔ اپنے باغِ قدس کی کر سیر تو میرے نصیب
عبدِ قدوسِ شہِ قدس و صفا کے واسطے

کر معطر روح کو بوئے محمدؐ سے مری ۔۔۔ اور منور چشم کر روئے محمدؐ سے مری
اے خدا شیخ محمدؐ رہنما کے واسطے

کر عطا رادِ شریعت روئے احمدؐ سے مجھے ۔۔۔ اور دکھا نور حقیقت خوئے احمدؐ سے مجھے
شیخ احمد عارف صاحب عطا کے واسطے

کھول دے راہ طریقت قلب پر یا حق مرے ۔۔۔ کر تجلی حقیقت قلب پر یا حق مرے
احمد عبدالحق شہِ ملک بقا کے واسطے

www.Ahlehaq.com

دین ودنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ وجلال　　ایک ذرہ درد کا یا حق مرے دل میں تو ڈال
شہ جلال الدین کبیر الاولیاء کے واسطے

ہے مکدر ظلمتِ عصیاں سے میرا شمس دین　　کر منور نور سے عرفاں کے میرا شمس دین
شیخ شمس الدین ترک شمس الضحیٰ کے واسطے

اے مرے اللہ رکھ ہر وقت ہر لیل ونہار　　عشق میں اپنے مجھے بے صبر وبیتاب وقرار
شیخ علاء الدین صابر بارضا کے واسطے

دے ملاحت مجھ کو حق نمکینیِ ایمان سے　　اور حلاوت بخش تو گنجِ شکر عرفان سے
شہ فرید الدین شکر گنج بقا کے واسطے

عشق کی راہ میں ہوے جو اولیا اکثر شہید　　خنجرِ تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید
خواجہ قطب الدین مقتولِ ولا کے واسطے

بے ترے ہے نفس شیطاں درپئے ایمان ودیں　　جلد ہو آ کر مرا یارب مددگار ومعیں
شہ معین الدین حبیبِ کبریا کے واسطے

یاالٰہی بخش ایسا بیخودی کا مجھ کو جام　　جس سے جز عشق بنی مجھ کو نہووے اور کام
خواجۂ عثمان باشرم وحیا کے واسطے

دور کر مجھ سے غمِ موت وحیاتِ مستعار　　زندہ کر ذکرِ شریف حق سے اے پروردگار
شہ شریف زندنی بااتّقا کے واسطے

آتشِ شوق اس قدر دل میں مرے بھڑکائے وددو　　ہر بن موسے مرے نکلے تری الفت کا دود
خواجۂ مودود چشتی پارسا کے واسطے

رحم کر مجھ پر تو اب چاہ ضلالت سے نکال　　بخش عشق ومعرفت کا مجھ کو یارب ملک ومال
شاہ بو یوسف شہِ شاہ وگدا کے واسطے

مست اور بے خود بنا بوئے محمدؐ سے مجھے　　محترم کر خواری کوئے محمدؐ سے مجھے
بو محمد محترم شاہِ ولا کے واسطے

صدقے احمدؐ کے یہ ہے امید تیری ذات سے　　کہ بدل کردے مرے عصیان کو حسنات سے
احمد ابدال چشتی باسخا کے واسطے

حد سے گزرا رنج فرقت ابتو اے پروردگار　　کر مری شامِ خزاں کو وصل سے روزِ بہار

شیخ ابو اسحاق شامی خوش ادا کے واسطے

شادی وغم سے دو عالم کے مجھے آزاد کر — اپنے درد وغم سے یارب دل کو میرے شاد کر

خواجۂ ممشاد علوی بو العلا کے واسطے

ہے مرے تو پاس ہر دم لیک میں اندھا ہوں پر — بخش وہ نور بصیرت جس سے تو آوے نظر

بو ہبیرہ شاہ بصری پیشوا کے واسطے

عیش وعشرت سے دو عالم کے نہیں مطلب مجھے — چشم گریاں سینہ بریاں کر عطا یارب مجھے

شیخ حذیفہ مرعشی شاہِ صفا کے واسطے

نے طلب شاہی کی نے خواہش گدائی کی مجھے — بخش اپنے در تلک طاقت رسائی کی مجھے

شیخ ابراہیم ادہم بادشاہ کے واسطے

راہزن میرے ہیں دو قزاق باگرز گراں — تو پہونچ فریاد کو میری کہیں اے مستعاں

شہ فضیل ابن عیاض اہل دعا کے واسطے

کر مرے دل سے تو اے واحد دوئی کا حرف دور — دیکھیں تو آنکھوں میں بھر دے سر بسر وحدت کا نور

خواجہ عبد الواحد بن زید شا کے واسطے

کر عنایت مجھ کو توفیق حسن اے ذوالمنن — تاکہ ہوں سب کام میرے تیری رحمت سے حسن

شیخ حسن بصری امام اولیاء کے واسطے

دور کر دل سے حجابِ جہل و غفلت میرے اب — کھول دے دیکھیں در علم حقیقت میرے اب

ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے

کچھ نہیں مطلب دو عالم کے گل و گلزار سے — کر مشرف مجھ کو تو دیدار پُر انوار سے

سرور عالم محمدؐ مصطفیٰؐ کے واسطے

آپڑا در پر ترے میں ہر طرف سے ہوں ملول — کر تو ان ناموں کی برکت سے دعا میری قبول

یا الٰہی اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے

ان بزرگوں کے تئیں یارب غرض ہر کار میں — کر شفاعت کا وسیلہ اپنے تو دربار میں

مجھ ذلیل و خوار مسکین و گدا کے واسطے

اس دوئی نے کر دیا ہے دور وحدت سے مجھے — کر دوئی کو دور کر پُر نور وحدت سے مجھے

تا ہوں سب میرے عمل خالص رضا کے واسطے

www.Ahlehaq.com

کردیا اس عقل نے بے عقل و دیوانہ مجھے — کردیا اس ہوش سے بیہوش و مستانہ مجھے
یا حق اپنے عاشقانِ باوفا کے واسطے

کشمکش سے ناامیدی کی ہوا ہوں میں تباہ — دیکھ مت میرے عمل کر لطف بر اپنے نگاہ
یارب اپنے رحم و احسان و عطا کے واسطے

چرخ عصیاں سر پہ ہے زیر قدم بحر الم — چار سو ہے فوج غم کر جلد اب بہر کرم
کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کے واسطے

گرچہ میں بدکار نالائق ہوں اے شاہ جہاں — پر ترے در کو بتا اب چھوڑ کر جاؤں کہاں
کون ہے تیرے سوا مجھ بینوا کے واسطے

ہے عبادت کا سہارا عابدوں کے واسطے — اور تکیہ زُہد کا ہے زاہدوں کے واسطے
ہے عصائے آہ مجھ بے دست و پا کے واسطے

نے فقیری چاہتا ہوں نے امیری کی طلب — نے عبادت نے زہد نے خواہش علم و ادب
درد دل پر چاہیئے مجھ کو خدا کے واسطے

عقل و ہوش و فکر اور نعماءِ دنیا بے شمار — کی عطا تو نے مجھے پر اب تو اے پروردگار
بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کے واسطے

گرچہ عالم میں الٰہی میں نے سعی بسیار کی — کوئی تحفہ پر نہیں جو نذر ہو سرکار کی
جان و دل لایا ہوں تجھ پر فدا کے واسطے

گرچہ یہ ہدیہ نہ میرا قابلِ منظور ہے — پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے
کشتگانِ تیغِ تسلیم و رضا کے واسطے

حد سے ابتر ہو گیا ہے حال مجھ ناشاد کا — کر مری امداد اللہ وقت ہے امداد کا
اپنے لطف و رحمتِ بے انتہا کے واسطے

؎ کچھ تحفہ ملا لائق تیرے دربار کی

شجرۂ منظومہ جناب مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم

اجل خلفائے حضرت پیر مرشد مدظلہ العالی

الٰہی عرق دریائے گناہم
تو میدانی و خود ہستی گواہم
گناہِ بے عدد را بار بستم
ہزاراں بار توبہ باشکستم
حجاب مقصد عصیانِ من شد
گناہم موجبِ حرمانِ من شد
بآں رحمت کہ وقفِ عام کردی
جہاں راد عوتِ اسلام کردی
نمی دانم چرا محروم ماندم
رہینِ این چنیں مقسوم ماندم
گدا خود را ترا سلطاں چو دیدم
بدرگاہِ تو اے رحماں دویدم
بحقِ مقتدائی عشق بازاں
رئیسِ پیشوائے مقتدایاں
امام راست بازاں شیخ عالم
ولیِ خاص صدیقِ معظم
شہِ والا گہر امداد اللہ
کہ بہر عالم است امداد اللہ
بحق بادشاہ عالمِ نور
رئیس راستان ثانیِ طیفور
شہِ نور محمد نورِ مطلق
امام اولیا صدیقِ برحق
بآں شاہِ شہیداں حاج حرمین
شہِ عبدالرحیم غوث دارین
بعبد باریِ شیخِ طریقت
چراغِ دینِ احمد شیخ ملت
بعبدِ ہادیِ ہادیِ پیراں
امیرِ دستگیرِ دستگیراں
نہنگِ بحرِ عشق و بحرِ معنے
بحقِ شاہ عضد الدین اعلیٰ
بآں غواص دریائے حقیقت
محمد مکیِ قطبِ طریقت
بشمس چرخ دین شاہ محمدی
کہ ہم ہادی پدر وہم بود مہدی
بحقِ بحرِ امواجِ معانی
محب اللہ محی الدین ثانی
بحق بو سعید فخرِ اقراں
جنید وقت خود شبلی دوراں
بسلطان المشائخ صدر اعلیٰ
نظام الدین شاہِ دین و دنیا
بحق صدرِ ایوانِ جلالت
جلال الدین چرخ شمسِ رفعت
بحق عبدِ قدوس مقدّس
کہ کمتر دید چوں او چرخِ اطلس
بحق سرو بستانِ سعادت
محمدؒ جوہرِ کان سیادت
بحق سرورِ اہلِ معارف
ملاذِ اہلِ عرفان شیخ عارف
بحقِ احمد عبد الحق کہ افلاک
بہ پیش رفعتش پشت ست از خاک
بحق مرکزِ اہل کمالات
جلال الدین شہ عالی مقامات
بہ شمس الدین خورشید جہانتاب
امام و قدوۂ ابدال و اقطاب
بحقِ بحرِ ذخّارِ محبت
بحقِ مشعلِ نارِ محبت
بحق نور چشمانِ اکابر
علی احمد علاء الدین صابر
بحقِ شاہِ عالی آستانہ
فرید الدین یکتائے زمانہ
بشمس الاولیا بدر المشائخ
امام الاولیا فخر المشائخ
بحقِ خواجہ قطب الدین بہشتی
کہ شستہ از جہانے نقش زشتی
بحقِ آں کہ شاہِ اولیا شد
درِ او بوسہ گاہِ اولیا شد

معین الدین حسن سنجر کہ برخاک
سپہ سالارِ نیکاں خواجہ عثماں
بحق خواجۂ مودود چشتی
ابو یوسف چراغِ ہفت افلاک
بحقِ حاکمِ شہرِ ولایت
ابو اسحاق صیقل سازجانہا
بحق بوہبیرہ زیب عالم
حذیفہ مرعشی شیرِ نرِ مست
بحق زبدۂ نیکو نصیباں
کہ بالا شد ز کروبی بہ پرواز
بحق شیر یزداں شاہ مرداں
تجلی گاہ یزداں مطلع فیض
بحق آنکہ او جان جہان ست
برائی خویش مطلوبش گرفتی
گزیدی از ہمہ گلہا تو او را
دو عالم را بکامِ او نمودی
بحق سرور عالم محمدؐ
ازو قائم بلندی ہا و پستی ست
دلم از نقشِ باطل پاک فرما
بشو از من ہوائے کعبہ و دیر
دلم را محو یادِ خویش گرداں
کہ خار غیب از جانم برآری
گناہم را اگر دیدی بگر ہم
تو غفاری اگر ہستم گنہگار

نہ دیدہ چرخ چوں او مرد چالاک
بحق مست حق شاہِ یگانہ
کہ سگ رافیض او سازد بہشتی
بحقِ بو محمدؒ محترم شاہ
ابو احمد درِ بحرِ حقیقت
بحق شاہِ والاجاہِ ممشاد
گل باغ سعادت فخر آدم
بحق پورا دہم محوِ یزداں
فضیل ابن عیاض استاد عرفاں
بحق مقتدائی مقتدایاں
در علم لدنی فیضِ رحماں
علی ابن ابی طالب کہ خورشید
فدائی روضہ اش ہفت آسماں ست
پسندیدی ز جملہ عالم آں را
نمودی صرف او ہر رنگ بورا
بآں کو رحمۃ للعالمین است
بحق برتراز عالم محمدؐ
ثنائی او نہ مقدور جہان ست
براہ خود مرا چالاک فرما
درونم را بعشق خویشتن سوز
مرا حسب مرادِ خویش گرداں
بخوبی زشت را مبدل نمائی
بعفو فضل خود اے شاہِ عالم
بسے بگذشت شاہا نامرادم

بآں رشکِ ملائک فخر انساں
شریف زندنی فخرِ زمانہ
بحق دُرِ یکتا جوہرِ پاک
کہ بُد در روز خورشید و بشب ماہ
بسالارِ طبیباں روانہا
علو در عشق مولیٰ کامل استاد
بحق آنکہ دلِ در عشق حق بست
اسیر عالم ابراہیم سلطاں
بعبدالواحد بن زید شہباز
حسن بصری امامِ پیشوایاں
خلیج بحرِ رحمت منبعِ فیض
بنور خاک پائے او درخشید
بحقِ آنکہ محبوبش گرفتی
بما بگذاشتی باقی جہاں را
ہمہ نعمت بنام او نمودی
بدرگاہت شفیع المذنبین است
بذات پاک خود کان اصل ہستی ست
کہ کُنہش برتراز کون و مکان ست
بکش از اندرونم نسبتِ غیر
بہ تیر درد خود جان و دلم دوز
اگر نالائقم قدرت تو داری
سیاہی را بہ بخشی روشنائی
دگر بیچارہ ام ہستی مددگار
بدرگاہت رسیدم ساز شادم

بچشم لطف اے حسکم تو برسر بجال قاسمِ بیچارہ بن گر

Www.Ahlehaq.Com

نصائح متفرقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقول ست از امیر المومنین یعسوب الدین امام المشارق والمغارب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ من دوازدہ کلمہ از توریت اختیار کردہ ام و ہر روز سہ نوبت دراں تامل میکنم وآں ایں ست۔

کلمہ اول۔ حق جل وعلا می فرماید ای پسر آدم کہ البتہ نترسی از ہیچ شیطانی و ہیچ حاکمی مادام کہ سلطانی من باقی است۔

کلمہ دوم۔ اے پسر آدم نترسی از قوت ورزق مادام کہ خزانہ من پُر یابی وخزانہ من ہرگز خالی وتہی نمی شود۔

کلمہ سوم۔ اے پسر آدم باید کہ در ہر چہ درمانی مرا بخوانی کہ البتہ بیابی کہ اجابت کنندہ ہمہ ہا نیکوکار اُنم۔

کلمہ چہارم۔ اے پسر آدم بدرستی کہ من ترا دوست میدارم پس تو مرا باش ومرا دوست دار۔

کلمہ پنجم۔ اے پسر آدم از مکر من ایمن مباش مادام کہ از صراط نگزشتہ باشی۔

کلمہ ششم۔ اے پسر آدم ترا آفریدم از خاک ونطفہ وعلقہ ومضغہ وعاجز نہ شدم در آفریدن تو بکمال قدرت پس چگونہ عاجز شوم کہ دو گردہ نان بتو رسانم چرا از غیر من می طلبی۔

کلمہ ہفتم۔ اے پسر آدم آفریدم اشیاء را برائے تو وترا آفریدم از جہت عبادت خود وتو خود را فدائے چیزے کردی کہ برائے تو آفریدہ ام وخود را از من دور میکنی جہت غیر من۔

کلمہ ہشتم۔ اے پسر آدم ہمہ چیز وہمہ کس را می خواہی از برائے نفس خود ومن ترا میخواہم از جہت نفس تو وتو از من میگریزی۔

کلمہ نہم۔ اے پسر آدم تو خشم میگیری بر من جہت نفس خود وخشم نمیگیری بر نفس خود از جہت من

کلمۂ دہم - اے فرزند آدم مراست بر تو فریضہ وتراست بر من روزی اگر تو مخالفت می کنی در فریضہ من و من مخالفت نہ کنم در دادن روزی تو بتو -

کلمۂ ۱۱ یازدہم - ای پسر آدم تو طلب روزی فردا از من میکنی و من فریضۂ فردا از تو نمی طلبم -

کلمۂ دوازدہم - ای پسر آدم اگر راضی بشوی بچیزی کہ من ترا قسمت کردہ ام در راحت افتاوے وآسودہ شوی در ہمہ حال و دوست دارندہ شدی واگر راضی نشوی بانچہ ترا قسمت کردہ ام مسلط گردانم بر تو دنیا را ترا در بدر گرداند وچون سگ بر درہا خوار گردی و تو نیابی مگر انچہ مقدر کردہ ام ۱۲

خاتمۃ الطبع

ہر قسم کی عربی فارسی اُردو درسی وغیر درسی کتابیں اور ہر قسم کے قرآن مجید وحمائل شریف مترجم وغیر مترجم بکفایت

ذیل کے پتوں میں سے جہاں سے آپ کو سہولت ہو اُس پتے سے طلب فرمائیے

ملنے کا پتا

حاجی محمد عبد القیوم
تاجر کتب
نمبر ۱۶ ویلسلی اسکوائر
کلکتہ ۱۶

حاجی محمد قمر الدین
تاجر کتب
ومالک مطبع قیومی
ٹپکاپور کانپور